لاٹری کھیلنے کا حکم

مجیب: ابو حفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3771

تاریخ اجراء: 24 شوال المکرم 1446ھ / 23 اپریل 2025ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

لاٹری کھیلنا کیسا ہے؟ جب لاٹری کا ٹکٹ خرید اجاتا ہے تو کوئی ہارتا ہے اور کوئی جیت جاتا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

لاٹری کھیلنا شرعاً ناجائز و حرام اور گناہ کا کام ہے کہ اس میں اپنی رقم کو خطرے پر پیش کیا جاتا ہے کہ یا تو لاٹری جیت کر اپنی خرچ ہونے والی رقم سے زیادہ رقم وصول کر لی جاتی ہے اور یوں دوسرے کا مال بھی جیتنے والے کے پاس آ جاتا ہے، یا پھر لاٹری ہار کر اپنی رقم بھی ضائع ہو جاتی ہے اور یوں اپنا مال بھی دوسرے کے پاس چلا جاتا ہے۔ یہ قمار یعنی جُوا ہے جو کہ شرعاً ناجائز و حرام ہے، قرآن و حدیث میں اس کی حُرمت و مذمت وارد ہے۔

جوئے کے بارے میں اللہ تعالی قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

یَسْــٴَـلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِ قُلْ فِیْهِمَاۤ اِثْمٌ كَبِیْرٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَ اِثْمُهُمَاۤ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا

ترجمہ کنزالعرفان: آپ سے شراب اور جوئے کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ تم فرمادو: ان دونوں میں کبیرہ گناہ ہے اور لوگوں کیلئے کچھ دنیوی منافع بھی ہیں اور ان کا گناہ ان کے نفع سے زیادہ بڑا ہے۔ (پارہ 02، سورۃ البقرۃ، آیت 219)

مزید ارشاد باری تعالی ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

ترجمہ کنزالعرفان: اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور قسمت معلوم کرنے کے تیر ناپاک شیطانی کام ہی ہیں تو ان سے بچتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ (پارہ 07، سورۃ المائدۃ، آیت 90)

مسند احمد کی حدیث مبارکہ ہے

"عن ابن عباس، عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: إن اللہ حرم علیکم الخمر والمیسر والکوبۃ وقال کل مسکر حرام"

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے شراب اور جوا اور کوبہ (ڈھول) حرام کیا اور فرمایا: ہر نشے والی چیز حرام ہے۔(مسند احمد، حدیث 2625، جلد4، صفحہ 381، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

تبیین الحقائق میں ہے

"القمار من القمر الذی یزاد تارۃ، وینقص اخری، وسمي القمار قمارا لان کل واحد من المقامرین ممن یجوز ان یذھب مالہ الی صاحبہ، ویجوز ان یستفید مال صاحبہ۔۔۔وھو حرام بالنص"

ترجمہ: قمار قمر سے مشتق ہے، جو کبھی بڑھتا ہے اور کبھی کم ہوتا ہے، قمار کو قمار اس لیے کہا جاتا ہے کہ جوئے بازی کرنے والوں میں سے ہر ایک کیلئے یہ امکان ہوتا ہے کہ اس کا مال، دوسرے کے پاس چلا جائے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ دوسرے کا مال حاصل کرلے، اور یہ نص کی وجہ سے حرام ہے۔(تبیین الحقائق، جلد6، صفحہ 227، مطبوعہ: قاھرۃ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net